اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

”نماز کے واقعات“(for before 09)

{1} اللہ پاک کی نیک بندی

اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے وقت میں ، ایک نیک عورت نے ایک مرتبہ تندور(کہ جس میں روٹی پکاتے ہیں)میں روٹیاں پکانے کے لیے ڈالیں)اور وُضو کرکے نماز شروع کردی۔ شیطان ایک عورت کی شکل میں اُس عورت کے پاس آکر بولا: بی بی! تیری روٹیاں جلی جارہی ہیں! اللہ پاک کی نیک بندی نے شیطان کی بات نہ سُنی اور نماز پڑھتی رہی۔ یہ دیکھ کر شیطان نے اُس نیک عورت کے پیارے پیارے بچے کو اُٹھاکر تندور(کہ جس میں روٹی پکاتے ہیں)کی آگ میں ڈال دیا۔ وہ پھر بھی نماز پڑھتی رہی۔ اِتنے میں اُس نیک عورت کا شوہر گھر آیا۔ اُس نے دیکھا کہ اُس کا بچہ تندور میں کھیل رہا ہے۔ یہ شخص حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آیا اور ساری بات بتادی۔ آپ نے فرمایا کہ اُس نیک عورت کو میرے پاس لاؤ! جب وہ حاضر ہوئی تو آپ نے اُس سے پوچھا: تم کون سا نیک کام کرتی ہو کہ جس کی وجہ سے ایسا ہوا؟ اُس نے عرض کی:”اے اللہ کے نبی! جب وُضو ختم ہوجاتا ہے تو وُضو کرلیتی ہوں، جب وُضو کرلیتی ہوں تو نماز کے لیے کھڑی ہوجاتی ہوں، اور جب کسی کو کوئی ضرورت ہوتی ہے تو اُس کی ضرورت پوری کرتی ہوں، اور جو تکلیف لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچتی ہے اُس پر صبر کرتی ہوں۔“(نزہۃ المجالس ج1، ص143)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس سچّے واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ اللہ پاک نمازی کی مدد فرماتا ہے۔

....

{2} نمازی والد اور نمازی بیٹا

نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایک پیارے صحابی کے بیٹے کو، غیر مسلموں نے پکڑ کر قیدی(prisoner)بنالیا اور دوسرے شہر لے گئے۔ جب نماز کا وقت ہوتا، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنے شہر ہی سے اونچی آواز میں کہتے:”اے میرے پیارے بیٹے! نماز کا وَقت آگیا ہے!“۔ اللہ پاک کے کرم سے اُن کی آواز دوسرے شہر میں، اُن کے بیٹے تک پہنچ جاتی اور اُن کے بیٹے ہر نماز میں وہ آواز سُن لیتے اور نماز

www.farzuloom.net

پڑھ لیتے، حالانکہ دوسرا شہر، آپ کے شہر سے بہت زیادہ دور تھا۔(معجم صغیر ج1، ص108 ملخصاً)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت سے یہ پیاری بات پتا چلی کہ ہمیں پریشانی میں بھی نماز کا خیال رکھنا چاہیئے۔

....

{3} ساری رات نماز پڑھنے والے بزرگ

حضرتِ رَبیع رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو آپ کے پڑوسی کی بچی نے اپنے ابّو سے پوچھا: بابا جان! ہمارے پڑوسی کے گھر میں جو ستون (Pillar) تھا وہ کہاں گیا؟ انہوں نے فرمایا: وہ (کوئی ستون نہیں بلکہ) ہمارے نیک پڑوسی (neighbour) تھے جو پوری رات کھڑے ہو کر عبادت کیا کرتے تھے۔ بچی نے (اندھیرے کی وجہ سے) حضرت کو ستون (Pillar) سمجھا کیونکہ وہ صرف رات کے وقت اپنے مکان کی چھت پر جاتی تھی اور اپنے مکان سے حضرت کو نماز میں کھڑا دیکھتی تھی۔(رسالہ قشیریہ ص416)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت (یعنی سچّے واقعے) سے معلوم ہوا کہ نیک لوگ رات رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے۔ ہمیں پانچ وقت کی نماز ضرور پڑھنی چاہیئے۔

....

{4} گندا پرندہ صاف ہو گیا

اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ایک بار سمندر (sea) کے قریب سے جا رہے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک (bird یعنی) پرندے کو دیکھا جو کہ سمندر کی مٹی (sea mud) میں جاتا ہے جس سے اُس کا جسم گندا ہو جاتا۔ پھر وہ وہاں سے نکل کر سمندر میں نہانے چلا جاتا جس سے وہ پھر صاف ہو جاتا، اِس طرح اُس نے پانچ مرتبہ کیا۔ حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اِس بارے میں، حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے بتایا کہ: یہ جو آپ نے دیکھا ہے یہ حضرت محمّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اُمت (nation) کے نمازیوں کی مثال اور یہ سمندر کی مٹی، اُن کے گناہوں کی مثال اور سمندر میں نہانا پانچ نمازوں کی مثال ہے۔(نزھۃ المجالس ج1، ص145 ملخصاً)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس سچّے واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ نماز گناہوں سے بچاتی ہے۔

....

{5} نماز کی وجہ سے اونٹنی خود ہی گئی

ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک گاؤں والے کو مسجد کے دروازے پر آتا دیکھا، وہ اونٹنی سے اُترا اور اُونٹنی کو وہیں چھوڑ کر مسجد میں چلا گیا اور آرام سے نماز پڑھنے لگا، پھر دُعا کرنے لگا، جب وہ باہَر نکلا تو اونٹنی نہیں تھی تو اُس نے اللہ پاک سے عرض کی: یااللہ! میں نے تیری نماز پڑھ لی! میری چیز (یعنی اُونٹنی) کہاں ہے؟ لوگ کہتے ہیں کہ: تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک آدمی اونٹنی پر آیا اور اونٹنی اُس گاؤں والے کو دے کر چلا گیا۔ (تفسیر کبیر ج1، ص213)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت سے یہ پیاری بات پتا چلی کہ نماز کی وجہ سے بڑے بڑے کام ہو جاتے ہیں۔

....

{6} قبر میں نماز

ایک بزرگ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فوت ہوگئے تو جب آپ کو دفن کیا جارہا تھا، اس دوران قبر میں ایک پتھر قبر کے اندر چلا گیا، لوگ پتھر اٹھانے کیلئے نیچے ہوئے تو یہ دیکھا کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ قبر میں کھڑے ہو کر نَماز پڑھ رہے ہیں! آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے گھر والوں سے جب پوچھا گیا تو بیٹی نے بتایا کہ: والد صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ روزانہ دُعا کیا کرتے تھے: "یا اللہ! اگر تُو کسی کو وفات کے بعد قبر میں نَماز پڑھنے کی اجازت دیتا ہے تو مجھے بھی نماز پڑھنے کی اجازت دینا۔" جب بھی لوگ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے پیارے پیارے مزار کے قریب سے گزرتے تو قَبرُ شریف سے قراٰنِ پاک کی تلاوت کی آواز آرہی ہوتی۔ (حلیۃ الاولیاء ج2، ص362-366 مُلتقطاً)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت (یعنی سچّے واقعے) سے معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کو نماز سے بہت محبّت ہوتی ہے۔

....

{7} گدھا کس طرح زندہ ہوا؟

ایک بزرگ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص اللہ پاک کی خوشی اور رضا کے لیے کسی جگہ جا رہا تھا راستے میں اُس کا گدھا (donkey) مر گیا، اُس نے وُضو کیا، دو رَکعت نماز ادا کی اور اللہ پاک سے عرض کی: ''یا اللہ پاک! میں تیری خوشی اور رضا کے لیے اپنے گھر سے دور جارہا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو مرنے والوں کو زندہ کرتا ہے اور قبر والوں کو قِیامت کے دن اُٹھائے گا، اے اللہ! آج کے دن مجھ پر رحم فرما اور میرے گدھے کو زندہ کردے۔'' (یہ کہنا تھا کہ) گدھا کان ہلاتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ (دلائل النبوۃ ج6، ص48)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس سچّے واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ اللہ پاک نمازی کی دعا قبول فرماتا ہے۔

....

{8} بیٹے کی موت پر صبر

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو جب آپ کے بیٹے کے فوت ہونے کی خبر ملی، تو یہ بات سن کر نماز پڑھنا شروع کر دی اور اتنی لمبی نماز پڑھی کہ لوگ آپ کے بیٹے کو قبر میں دفن کر کے بھی آگئے لیکن آپ کی نماز پوری نہیں ہوئی تھی۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنے بیٹے سے بہت محبت تھی، مجھے اس کی موت کا بہت افسوس ہوا اور مجھے بہت تکلیف ہوئی، لہٰذا میں نے نماز پڑھنا شروع کر دی کہ نماز پڑھنے سے تکلیف دور ہوتی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ترجمہ (Translation): اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ (ترجمہ کنزالعرفان)(تفسیر نعیمی ج1، ص299تا300)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت سے یہ پیاری بات پتا چلی کہ مُصیبت میں نماز پڑھ کر اور صبر کر کے اللہ پاک سے مدد حاصل کرنی چاہیئے۔

....

{9} سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم (رضی اللہ عنہ) کو چاقو مار دیا

فجر کی نماز میں ایک آگ کی عبادت کرنے والے نے حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو چاقو (Dagger) مار دیا، بعد میں آپ سے کہا گیا، اے مسلمانوں کے امیر (، خلیفہ اور حاکم)! نماز (کا وقت ہے) تو فرمایا: جو شخص نماز کو چھوڑ تا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں (یعنی اسلام سے کوئی تعلق نہیں)۔ اور حضرتِ عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس تکلیف میں بھی نماز ادا فرمائی۔ (کتاب الکبائر، ص21، ملخّصاً)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس سچّے واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ مریض اور بیمار کو بھی نماز پڑھنی چاہیئے۔

....

{10} اعلیحضرت اور جماعت کے ساتھ نمازیں

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لکھ کر جن دینی مسائل کے جواب دیے، ان کو جب کتاب میں جمع کیا گیا تو وہ 22,000 صفحات (tewenty two thousand pages) بن گئے، جب آپ کے پاؤں کے انگوٹھے میں کچھ مسئلہ ہو گیا، تو خاص

ڈاکٹر (Surgeon) نے اُس انگوٹھے کا آپریشن کیا، پٹّی (Bandage) باندھنے کے بعد عرض کی: حضور! آپ بالکل نہ چلیں تو یہ دس بارہ دن میں ٹھیک ہو جائے گا، ورنہ زیادہ وقت لگے گا۔ یہ کہہ کر ڈاکٹر چلے گئے۔ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ مسجد میں جا کر ہی جماعت سے فرض نماز پڑھتے تھے۔ جب ظہر کا وقت آیا تو اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے وُضو کیا، کھڑے نہیں ہو سکتے تھے اس لئے زمین پر بیٹھے بیٹھے، آہستہ آہستہ آگے ہوتے رہے اور باہر دروازے تک آگئے، لوگوں نے کُرسی پر بٹھا کر مسجِد میں پہنچا دیا اور اُسی وقت رشتہ داروں وغیرہ نے یہ سوچا کہ ہر اذان کے بعد چار آدمی کرسی لے کر آجائیں گے اور پلنگ سے ہی کرسی پر بٹھا کر مسجد لے جائیں گے۔ یہ سلسلہ تقریباً ایک مہینا چلتا رہا۔ جب چوٹ اچّھی ہو گئی تو اعلیٰ حضرت نے خود مسجد جانا شروع کر دیا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت ص136)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت سے یہ پیاری بات پتا چلی کہ ہمارے بہت بڑے عالِم اعلیحضرت امام احمد رضا رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نماز سے بہت محبّت کرتے تھے، ہمیں بھی پانچ وقت کی نماز پڑھنی چاہیئے۔

....

{11} مسجد میں جاتے رہے

دین کے مسائل (یعنی اسلام نے یہ کام کرنے کا کہا اور اس سے منع کیا) بتانے والی کتاب "بہارِ شریعت" لکھنے والے، حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ مسجد میں حاضر ہو کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ اگر کسی وجہ سے (اذان دینے والے) مؤذِّن صاحِب وقت پر نہیں آتے تو آپ خود اذان دیتے۔ مکان سے مسجد دور تھی اور نظر کمزور ہو چکی تھی۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ فجر کی نماز کے لئے جا رہے تھے، راستے میں ایک کُنواں (well) تھا، ابھی کچھ اندھیرا تھا اور راستہ بھی خراب تھا، تو کنویں (Well) کے قریب چلے گئے اور اُس کے سوراخ میں قدم رکھنے والے تھے، اتنے میں ایک عورت آگئی اور زور سے بولی: "رُک جائیں! ورنہ کنوئیں میں گر جائیں گے!" یہ سن کر مفتی صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ رُک گئے اور دوسرے راستے سے مسجد چلے گئے۔ (تذکرۂ صدرالشریعہ ص31)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت (یعنی سچّے واقعے) سے معلوم ہوا کہ ہمارے بہت بڑے عالِم، مفتی امجد علی صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی عادت تھی کہ مسجد میں آکر نماز پڑھتے تھے، سات سال کے بچوں کو مسجد میں جماعت کے ساتھ، مردوں کے پیچھے لائن میں نماز پڑھنی چاہیئے۔ جب مسجد میں آنا ہے تو دوڑنا نہیں ہے، ہنسنا نہیں ہے، شور نہیں کرنا اور باتیں بھی نہیں کرنی۔

....

{12} گھر میں خاموشی ہو جاتی

قراٰنِ پاک اور حدیثِ پاک کے معنٰی اور مطلب بیان کرنے والی کتابیں لکھنے والے مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نماز سے ایسی محبت تھی کہ ایک لمبے عرصے تک امام صاحب کے نماز شروع کرنے سے پہلے ہی نماز کے لئے پہنچ جاتے، خاموشی سے اذان سننے کا ایسا سلسلہ ہوتا کہ اذان کے وقت گھر میں خاموشی ہو جاتی، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے اپنے دونوں بیٹوں کو (مسجد میں) ساتھ لے جایا کرتے۔ (حالاتِ زندگی سوانح عمری ص 24 تا 25 ملخصاً)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت سے یہ پیاری بات پتا چلی کہ ہمارے بہت بڑے عالم، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جماعت سے نماز پڑھتے تھے۔ سات سال کے بچوں کو مسجد میں جماعت کے ساتھ، مردوں کے پیچھے لائن میں نماز پڑھنی چاہیئے۔ **یاد رہے!** کہ مسجد میں نہ دوڑتے ہیں، نہ ہنستے ہیں، نہ بھاگتے ہیں۔

....